50739 ـ جس بھائی کا خرچہ والد برداشت کرتا ہو اسے زکاۃ دی جاسکتی ہے؟

سوال

سوال : کیا میں اپنی زکاۃ اپنے زیر تعلیم بھائی کو دے سکتا ہوں جو یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کر رہا ہے، اور نفسیاتی مریض ہونے کی بنا پر ملازمت نہیں حاصل کرسکا، اس وقت وہ والد کے ساتھ رہتا ہے اور اس کا خرچ والد صاحب برداشت کرتے ہیں، والد صاحب کی مالی حالت بھی اچھی نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اپنے محتاج اور ضرورتمند رشتہ داروں کو زکاۃ اور صدقہ و خیرات دینا غیر رشتہ دار کو دینے سے افضل ہے؛ کیونکہ قریبی رشتہ دار پر صدقہ کرنا ایك تو صدقہ ہے اور دوسرا صلہ رحمی، لیکن اگر یہ رشتہ دار ایسے افراد میں شامل ہوتے ہوں جن کا خرچ آپ کے ذمہ ہے تو پھر انہیں زکاۃ دینی جائز نہیں۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (20278) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

اور آپ کے بھائی کا خرچہ آپ کے والد کے ذمہ واجب ہے، اور اگر آپ کے والد صاحب اس پر خرچ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو آپ اسے اپنی زکاۃ دے سکتے ہیں۔

دائمی فتوی کمیٹی کے علمائے کرام سے پوچھا گیا:

اول:

میرے والد رحمہ اللہ فوت ہو چکے ہیں، اور اپنے پیچھے سات افراد پر مشتمل خاندان چھوڑا ہے، جن میں میری والدہ کے علاوہ والد صاحب کی دوسری بیوی بھی شامل ہے، اور ان سب کے لیے اللہ تعالی کے بعد میرے علاوہ کوئی بھی کمانے والا نہیں ہے، تو کیا میں ان پر خرچ کرنے والی رقم کو اپنے مال کی شرعی زکاۃ شمار کر سکتا ہوں ۔ یہ علم میں رہے کہ میں شادی شدہ ہوں اور میرا اپنا خاندان بھی ہے جسکی کفالت میں ہی کرتا ہوں۔ ؟

دوم:

میرا ایك بڑا بھائی شادی شدہ ہے اور اس کی دو بیویاں اور بہت زیادہ بچے ہیں، اور وہ ان سب پر خرچ کرنے میں اکیلا کافی نہیں جس کی بنا پر مجھ سے تعاون کرنے کا بہت زیادہ مطالبہ کرتا رہتا ہے، تو کیا اسے دی جانے والی رقم کو

زکاۃ شمار کر سکتا ہوں؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

"والد کی جانب سے بہن بھائی اگر محتاج اور فقیر ہیں اور ان کے پاس اپنے خرچہ کے لیے مال کافی نہیں تو انہیں زکاۃ دینے میں کوئی مانع نہیں، اور اسی طرح آپ اپنے بڑے بھائی کو بھی زکاۃ دسے سکتے ہیں اگر وہ فقیر اور محتاج ہے اس کے پاس مال نہیں یا وہ اتنی کمائی نہیں کر سکتا جس سے وہ زکاۃ سے مستغنی ہو، اس کی دلیل صدقات و زکاۃ کی آیت کا عموم ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

ترجمہ: زکاۃ تو صرف فقراء، مساکین، اور اس پر کام کرنے والے، اور تالیف قلب میں، اور غلام آزاد کرانے میں، اور قرض داروں کے لیے، اور اللہ کے راستے میں، اور مسافروں کے لیے ہے، یہ اللہ تعالی کی طرف سے فرض کردہ ہے، اور اللہ تعالی علم والا اور حکمت والا ہے ۔ التوبۃ/ 60"

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (10 / 57 ـ 58)

اور ایك دوسرے فتوی میں ان کا کہنا ہے:

"اگر ان کی آمدنی گزرانِ زندگی کے لیے کافی نہیں تو آپ اپنے سگے بھائی اور سسر کو زکاۃ دے سکتے ہیں"

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (10 / 59)

اور شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"آپ کا یہ سوال کہ اگر آپ کا سگا بھائی یا بہن ہو تو کیا اسے زکاۃ دینا جائز ہے ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ: اگر تو آپ کے زکاۃ دینے کی وجہ سے آپ پر واجب کردہ چیز ساقط ہوتی ہو مثلا اس کا نفقہ آپ پر واجب ہے، اور آپ اسے زکاۃ دیں تا کہ اس پر خرچ کرنے سے اپنا مال بچا سکیں تو یہ جائز نہیں؛ کیونکہ زکاۃ مال کے بچاؤ کا ذریعہ نہیں ہو سکتی، اور اگر آپ کے زکاۃ دینے سے واجب کردہ چیز ساقط نہیں ہوتی مثلا آپ کے ذمہ اس کا خرچہ واجب ہی نہیں تھا، کیونکہ آپ اس کے وارث نہیں یا یہ کہ اپنے خاندان کے ساتھ آپ اس پر بھی خرچ کرنے کے متحمل نہیں ہو سکتے، یا وہ قرض کی ادائیگی کی استطاعت نہیں رکھتا تو اس قرض کو ادا کرنے کے لیے آپ دیں تو آپ اسے اپنی زکاۃ دے سکتے ہیں، بلکہ یہ کسی دوسرے کو دینے سے افضل اور بہتر ہے؛ کیونکہ

اسے دینا ایك تو صدقہ اور دوسرا صلہ رحمی ہے۔

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (18 / 422 ـ 423).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (21810) اور (11492) کے جوابات کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم .